عِدّت کے احکام | عِدّت کے مسائل

عِدّت کے مقاصد | عِدّت کا فلسفہ

عِدّت

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروقہ قادری

(بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

مصنّف

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

(لیکچرار: اسلامک اسٹیڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

نظرِ ثانی

مفتی محمد وسیم اختر المدنی

رئیس دارالافتاء فیضانِ شریعت سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

آزاد پبلشرز

۵۶۔ اردو بازار کراچی

☎: 32631839,32620178 FAX : (92-21) 32627659

website : www.azadpublishers.com

E-mail : azadpublishers@gmail.com

AZAD PUBLISHERS

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ﴿عِدَّت﴾ منظر عام پر آرہی ہے۔

یوں تو ہر موضوع اپنی ایک قدر اور مقام رکھتا ہے، مگر کچھ موضوعات ایسے ہوتے ہیں جو موجودہ حالات کے پیشِ نظر بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں، ان ہی موضوعات میں سے ایک موضوع عِدَّت ہے۔ کیونکہ فی زمانہ بڑھتے ہوئے لڑائی جھگڑے، گھر گھر فتنہ وفساد، ناچاقی وناانفاقی کے باعث خلع و طلاق کے معاملات بڑھتے جارہے ہیں۔ اور پھر علمِ دین سے دوری کی بناء پر معاذ اللہ لوگوں کو یہاں تک کہتے سنا ہے کہ عدت کوئی لازمی چیز نہیں ہے۔ جو کہ شریعت پر جرأت اور دینِ اسلام پر صریح بہتان ہے۔

اس موضوع کو سمجھنے کے لیے الگ سے ایک جامع کتاب کی ضرورت تھی، جس میں عدت کی فرضیت واہمیت، مقاصد وفلسفہ کا جامع بیان مع مسائل کے موجود ہو تو اس کمی کو صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے پورا کردیا۔ انہوں نے اسے بڑے احسن انداز میں تصنیف کیا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مصنّف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو شائع کرنے والوں کی تمام پریشانیوں کو اللہ رب العزت دور فرمائے۔ (آمین)

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ تمام انبیائے کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل ہمیں اپنی عبادتوں کی اصلاح کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور اسلام کی حقیقی لذّت عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض:

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ---------- عِدَّت
بفیضانِ نظر ---------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری
مؤلف ---------- مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری
کتاب ڈیزائنگ ------ سید سمیر حسین
ٹائیٹل ڈیزائنگ ------ محمد فیصل عطاری
ناشر ---------- آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی
website : www.azadpublishers.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	ابتداءِ اسلام میں طلاق کی عدّت اور اس کی قانونی شکل:	05
02	ابتداءِ اسلام میں وفات کی عِدّت کا حکم:	06
03	عِدّت کے مقاصد	08
04	عِدّت کا پہلا مقصد:	08
05	عِدّت نسلِ انسانی کی حفاظت کا ذریعہ ہے:	08
06	عِدّت کا دوسرا مقصد:	09
07	عِدّت کا فلسفہ بھی یہی ہے:	10
08	عِدّت کا تیسرا مقصد:	11
09	غور وفکر کا مرحلہ:	12
10	عِدّت کا خلاصہ ایک نظر میں:	12
11	الباب الاوّل	14
	عِدّت کے لغوی معنیٰ ومفہوم مع اصطلاحی تعریفات	14
12	عِدّت کے لغوی معنیٰ:	15
13	عِدّت کی اصطلاحی تعریفات:	16
14	عِدّت کو سمجھنے کے لیے خلوت کو سمجھنا اشد ضروری ہے	18
15	خلوت کی تعریف:	18
16	خلوتِ صحیحہ میں رکاوٹ ڈالنے والی تین چیزیں:	18
17	الباب الثانی	20
	قرآن مجید سے طلاق کی عِدّت کا ثبوت مع مطلّقہ عورتوں کی اَقسام اور ان کی عدّتوں کا بیان	20
18	قرآن مجید سے طلاق کی عِدّت کا ثبوت:	21
19	حائضہ عورت کی عدّت:	21
20	آئسہ عورت کی عدّت:	21
21	بغیر خلوت/قربت کے طلاق کی عِدّت:	22
22	طلاق کی عِدّت کے اہم ترین مسائل:	23
23	طلاق کی عِدّت کے دوران شوہر کی موت واقع ہوگئی تو!	24
24	قریبُ البلوغ مطلّقہ عورت کی عِدّت:	26

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
25	الباب الثالث	26
	قرآن وحدیث سے حاملہ عورت کی عِدّت کا ثبوت اور مسائلِ شرعیہ	26
26	قرآن مجید سے حمل والی عورت کی عِدّت کا ثبوت:	27
27	احادیثِ مبارکہ سے حمل والی عورت کی عِدّت کا ثبوت:	27
28	کُتبِ فقہ سے حمل والی عورت کی عِدّت کا ثبوت:	28
29	موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عِدّت ختم ہوجائے گی:	28
30	الباب الرابع	29
	قرآن وحدیث سے موت کی عِدّت چار مہینے دس دن ہونے کا ثبوت اور مسائلِ شرعیہ	29
31	قرآن مجید سے موت کی عِدّت چار مہینے دس دن ہونے کا ثبوت:	30
32	چار ماہ دس دن کی حکمت:	30
33	چار ماہ میں تخلیقِ انسانی کے مراحل:	30
	چار ماہ کے بعد دس دنوں کی حکمت:	31
34	حدیث مبارک سے موت کی عِدّت چار مہینے دس دن ہونے کا ثبوت:	32
35	فقہِ حنفی سے موت کی عِدّت کا ثبوت:	32
36	عِدّت فرض ہے:	33
37	عِدّت میں زینت منع ہے:	34
38	دورانِ عِدّت نکاح کرنا کیسا؟	35
39	دورانِ عِدّت نکاح کا حُکم:	36
40	دورانِ عِدّت نکاح پڑھانے والے کا حکم:	36
41	عِدّت میں نان ونفقہ کا حکم:	37
42	میکے میں رہنے والی عورت کا نان ونَفَقہ:	38
43	دورانِ عِدّت مکان سے نکلنے کے مسائل:	39
44	ماٰخذ ومراجع (Bibliography)	40

﴿مقدّمہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

﴿ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّۃَ ﴾ ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْءٍ ﴾ ﴿وَ الّٰیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ وَّ الّٰیْ لَمْ یَحِضْنَ ﴾ ﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ﴾

اسلام میں نکاح کو ایک مقدس رشتہ قرار دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات بیان کی گئی ہیں کہ میاں بیوی اس رشتہ کا پاس ولحاظ رکھیں اور ایک دوسرے کے حقوق حسنِ وخوبی کے ساتھ ادا کریں اور حتی الامکان اسے توڑنے کی کوشش نہ کریں، لیکن کبھی کبھار ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ جدائی ناگزیر ہو جاتی ہے۔ اس جدائی کے بعد اسلام نے بیوی کو اس بات کا پابند بنایا ہے کہ وہ کسی اور کی زوجیت میں منسلک ہونے سے قبل یا کسی اور کی زوجیت کے لائق ہونے سے قبل کچھ عرصہ گزارے اور انتظار میں بیٹھی رہے، اسی مدت کو شریعت کی اصطلاح میں عِدَّت کہا جاتا ہے، عِدَّت زمانہ جاہلیت میں تھی اور دیگر قوموں میں بھی پائی جاتی ہے، لیکن اسلام نے اسے ایک ایسی منظّم شکل دی جس میں نہ عورتوں پر ظلم ہو اور نہ ہی شوہر کا حق مارا جائے۔

ابتدائے اسلام میں طلاق کی عدّت اور اس کی قانونی شکل:

ابتداءِ اسلام میں طلاق کی کوئی عدّت نہیں تھی۔ اسلام میں عِدَّت کو قانونی شکل اس

وقت دی گئی جب ابتدائے اسلام میں مشہور صحابیہ اسماء بنت یزید السکن الانصاریہ رضی اللہ عنہا کو طلاق ہوئی جن کا لقب ﴿ وافدة النساء الی رسول الله ﷺ ﴾ تھا یعنی رسول اللہ ﷺ کے پاس عورتوں کی نمائندہ۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت نازل فرما کر عِدَّت کو قانونی شکل دے دی:

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک (۱)

امام جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

حضرت اسماء بنت یزید السکن الانصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں طلاق دی گئی، اس وقت تک مطلّقہ عورت کے لئے کوئی عِدَّت نہیں تھی، جب انہیں طلاق دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے طلاق کے لئے عِدَّت کا حکم نازل فرمایا ﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ﴾ اس طرح وہ پہلی خاتون ہیں جن کے بارے میں طلاق کی عِدَّت کا حکم نازل ہوا۔(۲)

ابتدائے اسلام میں وفات کی عِدَّت کا حکم:

ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عِدَّت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

(۱) القرآن المجید، سورة البقرة، سورة نمبر۲، پارہ : ۲، آیت : ۲۲۸

(۲) الدرالمنثور فی التفسیر الماثور، سورة البقرة، تحت الآیة ۲۲۸، ج ۲، ص ٦٤٨

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوٰجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوٰجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ O

اور جوتم میں وفات پائیں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جوانہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔(۱)

ایک سال کی عِدَّت تو ﴿ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ﴾ سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عِدَّت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی۔لہٰذا یہ آیت ناسخ بھی ہے اور وصفاً منسوخ بھی، اسے نسخِ وصفی کہتے ہیں۔(۲)

اور سال بھر کا نفقہ آیت میراث ﴿ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ﴾ سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا۔ حکمت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مورث کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عِدَّت مقرر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی لہذا بتدریج انہیں راہ پر لایا گیا۔(۳)

---

(۱) القرآن المجید ، سورۃ البقرۃ ، سورۃ نمبر۲ ، پارہ : ۲ ، آیت : ۲۴۰

(۲) تفسیر نعیمی (اشرف التفاسیر) ، سورۃ البقرۃ ، تحت الآیۃ : ۲۳۴ ، ج ۲ ، ص ۴۴۹

(۳) تفسیر القران خزائن العرفان ، سورۃ البقرۃ ، تحت الآیۃ : ۲۳۴

﴿عِدَّت کے مقاصد﴾

عِدَّت کا پہلا مقصد:

عِدَّت کا پہلا مقصد رَحِم (*Womb*) کی صفائی معلوم کرنا ہے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں۔(۱)

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا
اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں (۲)

عِدَّت نسلِ انسانی کی حفاظت کا ذریعہ ہے:

علامہ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم الخازن بغدادی (متوفی: ۷۴۱ھ) اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

جو کچھ بھی پیٹ میں موجود ہے خواہ وہ حیض ہو یا اولاد اس کے بارے میں اطلاع دینے کی جو امانت (عورت کے پاس) ہے اس کی ادائیگی واجب ہے۔(۳)

مولانا نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) اسی آیت کے تحت

---

(۱) تفسیر نعیمی (اشرف التفاسیر)، سورۃ البقرۃ، تحت الأیۃ: ۲۲۸، ج ۲، ص ۴۱۱

(۲) القرآن المجید، سورۃ البقرۃ، سورۃ نمبر۲، پارہ: ۲، آیت: ۲۲۸

(۳) لباب التاویل فی معانی التنزیل، المعروف التفسیر الخازن، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۸ ج ۱، ص ۲۲۶

لکھتے ہیں:

وہ حمل ہو یا خون حیض کیونکہ اس کے چھپانے سے رجعت اور ولد میں جو شوہر کا حق ہے وہ ضائع ہوگا۔(۱)

عِدَّت کا دوسرا مقصد:

عِدَّت کا دوسرا مقصد طلاقِ رجعی میں شوہر کا رجوع کی طرف مائل ہونا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا

اوران کے شوہروں کو اس مدت کے اندر ان کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں(۲)

ترجمان القرآن حضرت ابن عباس (متوفی ٦٨ھ) سے منقول ہے:

ابتدائے اسلام میں یہ تھا کہ ﴿ طَلِّقُوْهُنَّ ﴾ کے اندر اگر ہزار طلاقیں بھی دے تب بھی رجوع کرسکتا تھا۔ جب ﴿ طَلِّقُوْهُنَّ ﴾ اور تین آیات اتریں تب یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ اب ایک یا دو (رجعی) طلاق میں تو رجوع ہوسکتا ہے تیسری کے بعد رجوع نہیں ہوسکتا۔(۳)

امام جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب مرد اپنی حاملہ بیوی کو ایک طلاق یا دو طلاقیں دے تو شوہر وضعِ حمل تک رجوع کا حق دار ہے۔(۴)

---

(۱) تفسير القران خزائن العرفان ، سورة البقرة ، تحت الآية : ٢٢٨

(٢) القرآن المجيد ، سورة البقرة ، سورة نمبر٢، پاره : ٢ ، آيت : ٢٢٨

(٣) تفسير ابن عباس ، سورة البقرة ، تحت الاية : ٢٢٨، ج ١ ، ص ٩٩

(٤) الدرالمنثور فى التفسير الماثور ، سورة البقرة ، تحت الاية ، ٢٢٨، ج ٢ ، ص ٦٥٦

طلاقِ رجعی کی عِدَّت میں عورت کو بناؤ سنگھار کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) لکھتے ہیں:

جو عورت طلاق رجعی کی عِدَّت میں ہو اس کو زینت اور سنگھار کرنا مستحب ہے۔(۱)

عِدَّت کا فلسفہ بھی یہی ہے:

شریعت مطہرہ نے جو عِدَّت کے دن مقرّر کئے ہیں اس کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ اکثر و بیشتر گھریلو اختلاف اور ذاتی غرض و غایات کی بناء پر زوجین ناچاقی کا شکار ہو جاتے ہیں اور نوبت طلاق/خلع تک پہنچ جاتی ہے۔ تو شریعت کے اصول اس نازک موقع پر بھی انہیں تحفّظ فراہم کرتے ہیں اور صلح کا راستہ ہموار کرتے ہیں۔

عورتوں کو ایک مدت مقررہ تک عِدَّت میں رہنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس مدت میں غصہ کی جلد ختم ہو جانے والی لہریں گزر جائیں اور ان کی زندگی میں دشمنی کے سیاہ بادل چھٹ جائیں۔

کیونکہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس کشمکش کے کچھ ہی بعد میاں بیوی ہوش میں آتے ہیں اور پشیمان ہو جاتے ہیں، خصوصاً جب یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے اختلافات کا خمیازہ بچوں کو بھگتنا پڑ رہا ہے اور وہ زندگی کی خوشیوں سے یکسر محروم ہو کر رہ گئے تو وہ مُصَالَحت کی راہ ڈھونڈتے ہیں۔

اسلام نے اس عِدَّت کی مدت میں عورت کو حکم دیا ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے، جس کے پیش نظر اس عورت کو غور و فکر کا موقع ملتا ہے جو میاں بیوی میں تعلقات بہتر ہونے کے لئے

---

(۱) تفسیر القران خزائن العرفان، سورة البقرة، تحت الآية: ۲۳۴

ایک مؤثر قدم ہے۔جیسا کہ سورۂ طلاق کی پہلی آیت میں سمجھایا گیا ہے۔

﴿لَا تُخرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِن وَلَا يَخرُجنَ﴾ تا ﴿لَا تَدرِى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحدِثُ بَعدَ ذٰلِكَ اَمرًا﴾

ان کوان کے گھروں سے نہ نکالواور نہ وہ خود نکلیں (آگے فرمایا) تمہیں نہیں معلوم

کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اور صورت پیدا کردے(۱)

یعنی ایسی صورت جس سے آپس میں صلح ومصالحت ہوجائے۔اکثر اوقات طلاق سے پہلے کے خوشگوار لمحات ،محبت اور پیار کے گزرے ہوئے اوقات کو یاد کرلینا کافی ہوجاتا ہے۔اوردل ودماغ پر مُصَالحت کے اثرات مرتّب کردیتا ہے۔

عِدَّت کا تیسرا مقصد:

عِدَّت کا تیسرا مقصد شوہر کی وفات کا سوگ ہے۔جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) نقل فرماتے ہیں:

حضرت زینب بنت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا يَحِلُّ لِاِمرَأَةٍ تُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوقَ

ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوجٍ أَربَعَةَ أَشهُرٍ وَّعَشرًا

وہ عورت جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ منائے۔(۲)

---

(۱) القرآن المجید ، سورۃ الطلاق ، سورۃ نمبر ٦٥ ، پارہ : ٢٨ ، آیت : ١

(٢) سنن النسائی ، کتاب الطلاق ،باب عدۃ المتوفی عنها زوجها ،رقم الحدیث : ٣٥٣٤ ص ٢٣١٨

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی العثمانی المظہری (متوفی ۱۲۲۵ھ) لکھتے ہیں:

یجب الإحداد فی عدة الوفاة بالإجماع

عِدَّتِ وفات بالاجماع ﴿اِحْدَاد﴾ سوگ منانا واجب ہے(۱)

غور و فکر کا مرحلہ:

شریعت عورت کو جہاں شوہر کی وفات کا سوگ منانے کا حکم دیتی ہے وہاں اسے آگے کی زندگی کے بارے میں غور و فکر کرنے کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ دورانِ عِدَّت عورت اپنی اور اپنے بچوں کی زندگی کے بارے میں فیصلہ کرسکتی ہے کہ اسے خود بچوں کو پالنا اور پرورش کرنا ہے یا اِسے کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس سوگ کے بعد آگے کی زندگی کو خوشگوار بنایا جاسکے۔

عِدَّت کا خلاصہ ایک نظر میں:

شریعتِ مطہرہ نے شوہر کی وفات کے بعد یا طلاق کے بعد عورت پر عِدَّت کو واجب کیا ہے جس کی ایک خاص مدّت مقرر کی ہے۔

بیوہ حاملہ: بیوہ حاملہ کی عِدَّت وضعِ حمل ہے۔

بیوہ غیر حاملہ: بیوہ اگر حاملہ نہ ہو تو اس کی عِدَّت چار مہینے دس دن (۱۲۰ دن) ہے۔

مطلّقہ حاملہ: طلاق والی عورت اگر حاملہ ہو تو اسکی عِدَّت وضع حمل ہے۔

مطلّقہ مدخولہ غیر حاملہ: طلاق والی مدخولہ عورت اگر آئسہ یعنی پچپن (۵۵) سال کی اور ایک قول کے مطابق ساٹھ (٦٠) سال کی عمر ہے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ جس عمر میں بھی حیض

---

(۱) التفسیر المظهری، سورة البقرة، تحت الآیة: ٢٣٤، ج ١، ص ٣٢٨

منقطع ہوجائے وہی سنِ ایاس ہے۔اور نابالغہ (جس کو ابھی حیض آیا ہی نہیں) ہوتو اس کی عِدَّت تین ماہ ہے۔

اورطلاق والی مدخولہ عورت حیض والی ہو(بشرطیکہ حاملہ/ نابالغہ/ آئسہ نہ ہو) تواس کی عِدَّت تین حیض ہے۔خواہ یہ تین حیض تین ماہ میں یا تین سال میں یا اس سے زیادہ میں آئیں۔(۱)

مطلقہ غیر مدخولہ: طلاق کی عِدَّت غیر مدخولہ پر اصلاً نہیں اگر چہ بڑی عمر کی ہو۔(۲)

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ ہمیں شریعت کے مسائل کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امّت مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مقدّمہ بقلم
محمد راشد القادری بن محمد حیات بن نور محمد بن محمد بخش عفی عنہم
(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)
(لیکچرار: اسلامک اسٹیڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

(۱) انوار الحدیث ، عدت کا بیان ، ص ۳۳۱

(۲) العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ ،باب العدّۃ ، ج۱۳، ص ۲۹۳

﴿الباب الاوّل﴾

عِدَّت کے لغوی معنیٰ و مفہوم

مع

اصطلاحی تعریفات

عِدَّت کے لغوی معنیٰ:

عِدَّت عربی زبان کا لفظ ہے جو ﴿ عَــدٌّ ﴾ سے ماخوذ ہے۔جس کا معنیٰ ہے شمار کرنا، گننا۔قرآن کریم نے عِدَّت کو ﴿ تَـرَبُّص ﴾ سے بھی تعبیر کیا ہے۔﴿ تَـرَبُّص ﴾ کا معنیٰ ہیں انتظار کرنا۔مگر جب ﴿ تَـرَبُّص ﴾ کے بعد دوبارہ حرف (ب) آجائے تو معنیٰ ہوں گے روکنا۔ جیسا کہ ﴿ يَتَـرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ﴾ کے ترجمہ میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنی جانوں کو روکے رکھیں۔اور مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے۔(۱)

امام ابوعبداللہ محمد بن اُحمد الأ نصاری الخزرجی القرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:
﴿ تَـرَبُّص ﴾ کا معنیٰ نکاح میں تاخیر کرنا اور صبر کرنا ہے اور مسکنِ نکاح سے نہ نکلنا ہے۔(۲)

علامہ احمد بن محمد بن علی المقری الفیومی (متوفی: ۷۷۰ھ) لکھتے ہیں:
وَعِدَّةُ الْمَرْأَةِ قِيلَ أَيَّامُ أَقْرَائِهَا مَأْخُوذٌ مِنَ الْعَدِّ وَالْحِسَابِ
عورت کی عِدَّت اس کے حیض کے دنوں کو گننا اور شمار کرنا ہے۔چونکہ عِدَّت ﴿عَدٌّ/حِسَابٌ﴾ سے ماخوذ ہے۔(۳)

امام ابوالقاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی (متوفی ۵۰۲ھ) لکھتے ہیں:

---

(۱) تفسیر نعیمی (اشرف التفاسیر)، سورة البقرة، تحت الأية: ۲۲۸، ج ۲، ص ٤٠٧
(۲) الجامع لأحكام القران، سورة البقرة، تحت الاية: ٢٣٤، ج ۳ ص ١٧٦
(۳) المصباح المنير فى غريب الشرح الكبير، ج ۲، ص ۳۹٦

وَالْعِدَّةُ عِدّةُ الْمَرْأَةِ وَهِيَ الْأَيَّامُ الَّتِيْ بِانْقَضَآئِهَا يَحِلُّ لَهَا التَّزَوُّجِ

عورت کی عِدَّت سے مراد وہ ایّام ہیں جنہیں وہ نکاح کے حلال ہونے کے لیے پورا کرتی ہے۔(۱)

محمد قلعجی لکھتے ہیں:

مَاتَمِكُثهُ الْمَرْأَةُ بَعْدَ طَلَاقِهَا، أَوْوَفَاةِ زَوْجِهَا، لِمَعْرَفَةَ بَراءِ ةِ رَحْمِهَا

عورت کا طلاق یا اپنے شوہر کی وفات کے بعد ایک مدّت تک ٹھہرنا اس کے رحم کے فارغ ہونے کو جاننے کے لیے عِدّت کہلاتا ہے۔(۲)

After divorce or death of husband

(Woman's prescribed retreat or waiting period)

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

اَلْعِدَّةُ بِكَسْرِ الْعَيْنِ جَمْعُ عِدَّدَ، وَهِيَ لُغَةٌ: الْإِحْصَآءُ

عِدّت (عین کے زیر کے ساتھ) ہے اس کی جمع ﴿ عِدَدٌ ﴾ ہے، لغت میں اس کا معنیٰ شمار کرنا ہے۔(۳)

عِدَّت کی اصطلاحی تعریفات:

جماعۃ العلماء ونظام الدین بلخی (متوفی ۱۱۶۱ھ) لکھتے ہیں:

هِيَ اِنْتِظَارُ مُدَّةٍ مَّعْلُوْمَةٍ يَّلْزَمُ الْمَرْأَةُ بَعْدَ زَوَالِ النِّكَاحِ حَقِيقَةً

(۱) المفردات فی غریب القرآن، للاصفهانی، کتاب العین، ج ۱، ص ۵۵۰

(۲) معجم لغة الفقهاء، حرف العین، ج ۱، ص ۳۰۶

(۳) الفقه الاسلامی وادلته، المبحث الأول، تعریف العدة، ج ۹ ص ۵۸۹

أَوْ شُبْهَةَ الْمُتَأَكِّدِ بِالدُّخُولِ أَوِ الْمَوْتِ

عدّت اس مدّتِ معلومہ کے انتظار کرنے کو کہتے ہیں جو نکاح صحیح کے ختم ہونے یا شبہ کی بنا پر وطی (جماع) کے بعد عورت پر لازم ہو۔(۱)

علامہ ابوبکر بن محمد بن علی الحدادی العبادی الیمنی (متوفی ۸۰۰ھ) لکھتے ہیں:

وَالْعِدَّةُ هِيَ التَّرَبُّصُ الَّذِي يَلْزَمُ الْمَرْأَةُ بِزَوَالِ النِّكَاحِ أَوْ شُبْهَتِهِ، وَهِيَ مُدَّةٌ وُضِعَتْ شَرْعًا لِلتَّعَرُّفِ عَنْ بَرَاءَةِ الرَّحِمِ، وَهِيَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَضْرُبٍ الْحَيْضُ وَالشُّهُورُ وَوَضْعُ الْحَمْلِ

فقہ کی اصطلاح میں عِدَّت اس مدّت کو کہتے ہیں جس میں نکاح صحیح کے ختم ہونے یا شبہ کی بنا پر وطی کے بعد عورت کو اپنے آپ کو خاص مدت تک روکے رکھنا لازم ہو۔ اور یہ مدّت شرعی طور پر عورت کے رحم کے (حمل سے) فارغ ہو جانے کو جاننے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ اور وہ تین مرتبہ حیض سے پاک ہو جانا یا تین مہینوں کا گزر جانا یا وضعِ حمل ہو جانا ہے۔(۲)

جلال الدین احمد بن جان محمد امجدی (متوفی ۱۴۲۲ھ) لکھتے ہیں:

شوہر کے طلاق دینے یا اس کے وفات پا جانے کے بعد عورت کا نکاح ممنوع ہونا اور ایک زمانہ معینہ تک انتظار کرنا اصطلاحِ شریعت میں عِدَّت کہلاتا ہے۔(۳)

عربی اردو لغت کی مشہور کتاب ﴿المنجد﴾ میں ہے:

عورت کی طلاق یا شوہر کی وفات پر سوگ کا زمانہ عِدَّت کہلاتا ہے۔(۴)

(۱) الفتاوی الهندية، كتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱۱، ص ۱۸۷

(۲) الجوهرة النيرة، كتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۹۵

(۳) انوار الحديث، عدت كا بيان، ص ۳۲۹

(٤) المنجد، عدّ، ص ٦٣٤

﴿عِدَّت کو سمجھنے کے لیے خلوت کو سمجھنا اشد ضروری ہے﴾

خلوت کی تعریف:

خلوت یہ ہے کہ زوجین ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز جماع (ہم بستری) کرنے میں رکاوٹ نہ ہو تو ایسی خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں اسے خلوتِ صحیحہ کہتے ہیں۔

خلوتِ صحیحہ میں رکاوٹ ڈالنے والی تین چیزیں:

(۱) مانع حسّی (زوجین کا مرض شدید میں مبتلا ہونا)

(۲) مانع طبعی (کسی تیسرے کا وہاں موجود ہونا)

(۳) مانع شرعی (عورت کا حیض ونفاس سے ہونا)

(۱) مانع حسّی:

یعنی زوجین کا مرضِ شدید میں مبتلا ہونا بالخصوص اگر شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی (جماع) سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

(۲) مانع طبعی:

یعنی وہاں کسی تیسرے کا موجود ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، یا اس کی دوسری بیوی وہاں موجود ہو۔ ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون اور دیوانہ بچے کے حکم میں ہیں۔

(۳) مانع شرعی:

یعنی عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی اِحرام کی حالت میں ہو اَحرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نمازِ فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا روزہ ہو یا نفلی نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسّی پایا جاتا ہے تو خلوت فاسدہ ہے۔(۱)

(۱) الفتاوی الهندية، كتاب النكاح، الباب السابع فى المهر، الفصل الثانى، ج١، ص ٣٠٤
الدرالمختار، كتاب النكاح، باب المهر، ج ٤، ص ٢٤٠ تا ٢٤٥

﴿ الباب الثانی ﴾

قرآن مجید سے طلاق کی عِدَّت کا ثبوت

مع

مطلّقہ عورتوں کی اَقسام

اور

ان کی عدّتوں کا بیان